48988 ـ عید کے لیے غسل کرنے کا وقت

سوال

عید کے دن غسل کب کیا جائے، کیونکہ اگر میں فجر کے بعد غسل کروں تو وقت بہت کم ہوتا ہے، کیونکہ عید گاہ گھر سے دور ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

اول:

عید کے روز غسل کرنا مستحب ہے.

بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز غسل کیا تھا.

اور اسی طرح بعض صحابہ کرام سے سے عید کے روز غسل کرنا مروی ہے مثلا علی بن ابی طالب، اور سلمہ بن اکوع، اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے اثر کے علاوہ باقی سب کی سندیں ضعیف ہیں... اور اس میں بااعتماد (یعنی اس کے استحباب میں) ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا ہی اثر، اور جمعہ پر قیاس ہے. اھـ

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس میں دو ضعیف احادیث ہیں.. لیکن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جو کہ سنت پر عمل کی شدید حرص رکھتے تھے ان سے ثابت ہے کہ وہ عید کے روز نماز عید کے لیے نکلنے سے قبل غسل کیا کرتے تھے. اھ

دوم:

عید کے لیے غسل کا وقت:

افضل تو یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد غسل کیا جائے، لیکن اگر وقت کی تنگی اور مشقت کی بنا پر نماز فجر سے قبل بھی غسل کر لیا جائے تو کافی ہے اس لیے کہ فجر کے بع سب نے غسل کرنا اور نماز عید کے لیے نکلنا ہے، اور عید گاہ بھی دور ہو.

موطا کی شرح " المنتقى " میں ہے:

مستحب یہ ہے کہ عیدگاہ جانے کے وقت غسل کیا جائے، ابن حبیب کا کہنا ہے کہ عید کے لیے غسل کا افضل وقت فجر کی نماز کے بعد ہے، امام مالك رحمہ اللہ تعالی المختصر میں کہتے ہیں: اگر عیدین کے لیے نماز فجر سے قبل بھی غسل کر لیا جائے تو صحیح ہے. اھـ

اور شرح مختصر خلیل میں ہے:

غسل کا وقت رات کے آخری چھٹے حصہ سے ہے.

دیکھیں: شرح مختصر خلیل (2 / 102).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

اور غسل (یعنی عید کے غسل) کا وقت طلوع فجر کے بعد ہے، خرقی کے کلام سے یہی ظاہر ہوتا ہے.

اور قاضی اور آمدی رحمہما اللہ کا کہنا ہے: اگر اس نے فجر سے قبل غسل کر لیا تو سنت پر عمل نہیں ہوا، کیونکہ نماز عید کا غسل دن میں ہے اس لیے فجر سے قبل غسل کرنا جائز نہیں، جیسا کہ جمعہ کا غسل ہے.

اور ابن عقیل کہتے ہیں کہ: امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے بیان کیا جاتا ہے کہ فجر سے قبل اور بعد میں غسل کر سکتا ہے؛ کیونکہ عید کا وقت جمعہ کے وقت سے تنگ ہے، اس لیے اگر اسے فجر پر ہی موقوف کر دیا جائے تو ہو سکتا ہے وقت ہی نکل جائے، اور اس لیے بھی اس سے صفائی کرنا مقصد ہے، اور نماز کے قریب ہونے کی وجہ سے رات کو غسل کرنے سے بھی حاصل ہو جاتا ہے، لیکن فجر کے بعد غسل کرنا افضل ہے، تا کہ اختلاف سے بچا جائے، اور نماز کے بالکل قریب ہونے کی بنا پر زیادہ صفائی کا باعث ہو" اھـ

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

" اس غسل کے صحیح وقت کے متعلق دو مشہور قول ہیں:

پہلا قول: کتاب الام میں فجر کے بعد بیان کیا گیا ہے.

اور ان دونوں قولوں میں سے صحیح اور جس پر اصحاب کا اتفاق بھی ہے وہ فجر سے قبل اور بعد غسل کرنا جائز ہے...

قاضی اور ابو طیب نے اپنی کتاب " المجرد" میں کہا ہےکہ:

" امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے " البویطی" میں طلوع فجر سے قبل غسل کرنے کو صحیح بیان کیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر ہم یہ کہیں کہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ فجر سے قبل غسل کرنا صحیح ہے، تو اس کے ضبط میں تین وجہیں ہیں:

ان میں سے زیادہ صحیح اور مشہور یہ ہے کہ: آدھی رات کے بعد غسل کرنا صحیح ہے، اس سے قبل نہیں.

دوسری: ساری رات غسل صحیح ہے، غزالی نے اسے بالجزم کہا ہے، اور ابن صباغ وغیرہ نے اسے اختیار کیا ہے.

تیسری:

فجر سے قبل سحری کے وقت غسل کرنا صحیح ہے، امام بغوی رحمہ اللہ نے اسے ہی صحیح کہا ہے. اھ مختصرا

تو اس بنا پر فجر سے قبل غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں تا کہ مسلمان نماز عید کے لیے جا سکے.

واللہ اعلم .